سوال

(67) چار ماہ بعد حمل ساقط ہوجائے تو کیا اس کی نمازِ جنازہ پڑھنی چاہیے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چار ماہ پورے ہونے کے بعد اگر حمل ساقط ہوجائے تو کیا اس کی نمازِ جنازہ پڑھنی چاہیے؟ کیونکہ چار ماہ پورے ہونے کے بعد روح ڈال دی جاتی ہے۔ (شیخ عبداللہ۔ سنت نگر، لاہور) (۱۷ مئی ۲۰۰۲ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسئلہ ہذا میں اختلاف ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ ایسی صورت میں نمازِ جنازہ پڑھنی چاہیے چنانچہ ''مسند احمد'' میں بسند حسن حدیث میں ہے:

'اَلسِّقطُ یُصَلّٰی عَلَیہِ۔'

''اسقاط والے بچے کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔''

دوسری بات یہ ہے کہ یہ مسلمان کی میت ہے۔ شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'اَلقَولُ بِعَدمِ الصَّلَاةِ عَلَی السِّقطِ ضَعِیفٌ وَالصَّوَابُ شَرِیعَةُ الصَّلَاةِ عَلَیہِ اِذَاسقط بعد نَفخِ رُوحٍ فِیہِ وَکَانَ مَحکُومًا بِاِسلَامِہ لَانہ میت مسلم فشرعت الصلاة عَلَیہِ کَسَائِرِ مَوتَی المُسلِمِینَ' (حاشیہ فتح الباری:۳/۲۰۱)

''مولود قبل از وقت کی نمازِ جنازہ پڑھنے کا قول ضعیف ہے۔ درست بات یہ ہے کہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھنا مشروع ہے۔ جب کہ وہ روح پھونکے جانے کے بعد پیدا ہوا ہے، وہ مسلمانوں کے ہاں مسلمان ہی پیدا ہوا ہے۔ لہٰذا دوسری مسلمان میتوں کی طرح اس پر بھی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

محدث فتویٰ